افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۹ء

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۹ء

(فرمودہ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۲۹ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج چونکہ جمعہ ہے اور اس کے خطبہ میں مجھے پھر کچھ بولنا پڑے گا اس لئے میں نہایت اختصار کے ساتھ تمام احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان دنوں میں خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں کہ وہ اپنے فضل اور کرم سے اس حصہ عمل کو جو ہمارے اختیارات سے باہر ہے اور اس حصہ عمل کو جو ہماری کوتاہیوں کی وجہ سے ہم سے سرانجام نہیں پا سکتا خود اپنے فضل اور لطف سے پورا کر دے۔ انسان کے ارادے بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں اور گھر میں بیٹھ کر ارادے کر لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے لیکن وہ حصہ جس سے نفع اور فائدہ حاصل ہو سکتا ہے وہ وہی ہے جس کے ساتھ عمل شامل ہوتا ہے۔ ارادے ایمان کا جزو ہوتے ہیں اور ایمان کی تمثیل ایک کھیتی کی سی ہے اور عمل کی تمثیل خداوند کریم نے نہر اور پانی سے دی ہے۔ اور وہی کھیتی سرسبز اور شاداب ہو سکتی ہے جسے موقع پر پانی دیا جائے ورنہ خواہ بہتر سے بہتر بیج عمدہ سے عمدہ زمین میں ڈالا جائے لیکن اس زمین میں نمی اور تری نہ ہو اسے وقت پر پانی نہ دیا جائے تو وہ غلہ پیدا نہیں کر سکتی اور اپنے ثمرات نہیں دے سکتی۔ پس ہمارے ارادے، ہمارے خیالات اور ہماری جنگیں تبھی نفع دے سکتی ہیں جب استقلال کے ساتھ اعمال کا پانی شامل ہو۔ بیسیوں انسان کی کوتاہیاں، بیسیوں انسان کی مشکلات، بیسیوں انسان کی کمزوریاں اسے اپنے ان ارادوں کے مطابق عمل کرنے سے روکتی رہتی ہیں جو وہ ایک وقت نہایت خلوص سے اپنے دل میں قائم کرتا ہے۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہئے خدا تعالیٰ ان

کوتاہیوں کو دور کر دے جو ہمیں اپنے ارادوں کے مطابق کام کرنے سے روکتی ہیں۔ پھر وہ کمی پوری کر دے جس کا پورا کرنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ پھر وہ برکات جن کا نازل کرنا ہمارے قبضہ سے باہر ہے نازل کرے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں خدا اس مومن کی دعا قبول کرتا ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے۔[1] یہ کیا ہی آسان بات ہے دعا قبول کرانے کے متعلق کہ ایک دوسرے کے لئے دعا کریں اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنے لئے دعا نہ کریں۔ کریں۔ لیکن دوسروں کے لئے بھی کریں تاکہ اگر اپنے لئے دعا میں وہ جوش پیدا نہ ہو کہ وہ پوری ہو جائے تو اپنے بھائی کے لئے جوش پیدا ہو جائے۔ اور اس کے متعلق جو دعا کرے وہ پوری ہو جائے۔ اسی طرح اس کے بھائی میں اگر اپنے لئے پورا جوش نہیں پیدا ہوا تو اس نے اس کے لئے جو دعا کی وہ قبول ہو جائے۔ گویا اس کی دعا ہمارے لئے قبول ہو جائے اور اس کے متعلق ہماری دعا مانی جائے۔ اس کے متعلق مجھے ایک رؤیا یاد آیا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جب کہ میری عمر بارہ تیرہ سال کی ہوگی دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا قیامت کا دن ہے اور خدا کے حضور لوگوں کو پیش کیا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ ایک مضبوط خوبصورت جوان کی شکل میں کرسی پر بیٹھا ہے۔ دائیں طرف حضرت خلیفہ اول اور دوسرے کئی لوگ بیٹھے ہیں میں بھی انہی میں ہوں۔ وہاں ایک دائیں طرف کوٹھڑی ہے ایک بائیں طرف۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے حضور ایک شخص پیش کیا گیا جو بہت مضبوط اور تنومند تھا اس کا چہرہ سرخ تھا۔ یاد نہیں رہا خدا تعالیٰ نے اس سے کچھ پوچھا یا نہیں اور اگر پوچھا تو میں نے نہیں سنا مگر بغیر اس کے کہ وہ جواب دیتا اس کے چہرہ کی رنگت متغیر ہونے لگی اور ایسا معلوم ہوا کہ اسے کوڑھ ہو گیا ہے۔ پھر اس کے جسم کا گوشت پوست پیپ بننے لگا آخر سر سے لے کر پیر تک وہ پیپ کا بن گیا۔ اس پر فرشتوں نے کہا یہ جہنمی ہے آؤ اسے جہنم میں پھینکیں۔ چنانچہ اسے بائیں طرف کی کوٹھڑی میں پھینک دیا گیا۔ پھر ایک اور شخص لایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے سوال نہیں کیا یا مجھے یاد نہیں رہا اس کا چہرہ چمکنے لگا اور اس کا سارا جسم نور کا بن گیا۔ اس پر فرشتے بغیر خدا کے حکم کے کہنے لگے یہ جنتی ہے' چلو اسے جنت میں لے جائیں۔ چنانچہ اسے جنت میں لے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم اپنی پیٹھوں کی طرف دیکھو جس کے پیچھے پختہ دیوار ہو' وہ جنتی ہے اور جس کے پیچھے دیوار کچی ہو وہ دوزخی ہے۔ یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ وہاں پھر دکھائی نہ دیا۔ اور ہم پر اتنی ہیبت طاری ہو گئی کہ کوئی ڈر کے مارے اپنے

پیچھے نہ دیکھتا۔ ہر ایک ڈرتا کہ نہ معلوم اسے کیا نظر آئے۔ جب اسی حالت میں عرصہ گذر گیا تو حضرت خلیفہ اول نے مجھے کہا تم میرے پیچھے دیکھو میں تمہارے پیچھے دیکھتا ہوں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ میں نے ڈرتے ڈرتے ان کے پیچھے دیکھا اور انہوں نے میرے پیچھے اور یکدم میں نے چلا کر کہا آپ کے پیچھے پکی دیوار ہے۔ انہوں نے بھی کہا آپ کے پیچھے پکی دیوار ہے۔ میرے نزدیک ایک دوسرے کے پیچھے دیکھنے کے معنی یہی ہیں کہ ایمان کی تکمیل ایک دوسرے کی مدد سے ہو سکتی ہے۔ جب مومن دوسروں کے لئے دعا کرتا اور اپنے آپ کو دوسرے کی خیر خواہی میں مصروف کر دیتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے برکت دیتا اور اس کی دعا سنتا ہے۔ پس احباب دعا کریں اپنے علاوہ دوسروں کے لئے بھی دعا کریں ساری جماعت کے لئے دعا کریں بلکہ ساری دنیا کے لئے دعا کریں حتّٰی کہ جو اشدّ ترین دشمن ہو اس کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا کا اس پر فضل ہو۔ اپنے دلوں کو ہر قسم کے کینہ اور عداوت سے اسی طرح پاک کر لو جس طرح اللہ پاک ہے۔ وہ جس طرح کافر اور مومن دونوں کو رزق دیتا اور اپنے فیوض نازل کرتا ہے' تم بھی تمام کدورتوں' تمام دشمنیوں اور تمام عداوتوں سے اپنے دلوں کو پاک کر کے دعا کرو۔ شاید رحم کرنے والی ہستی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہمارے قرضوں کو معاف کر دے جس طرح ہم اپنے قرض داروں کو معاف کر دیتے ہیں۔ جب ہم اپنے دشمنوں اور مخالفوں کے لئے دعا کریں تو وہ بھی ہم پر اس لئے فضل نازل کرے کہ آج میرا بندہ چھوٹے سے دل اور کم حوصلہ کے ساتھ اپنے دشمن کو معاف کرتا اور اس کے لئے دعا کرتا ہے تو میں جو سب کا بادشاہ ہوں اسے معاف کر دوں۔ پھر آپ لوگ مل کر سلسلہ کے کاموں میں کامیابی کے لئے دعا کریں تا کہ جس کام کو ہم اپنے عمل سے نہیں کر سکتے وہ خدا کے رحم سے ہو جائے۔ خصوصیت سے ان دوستوں اور جماعتوں کے لئے دعا کی جائے جو سلسلہ کا بوجھ اٹھانے میں خاص حصہ لیتی ہیں۔ آپ لوگوں کو معلوم ہو گا کہ جلسہ کی تحریک میں اس دفعہ ایک نقص کی وجہ سے خطرہ لاحق ہو گیا تھا مگر میں نے جو تحریک کی اس میں خدا تعالیٰ نے برکت دی۔ احباب کے اخلاص میں جوش پیدا ہوا اور ایک قلیل عرصہ میں پندرہ ہزار سے زیادہ چندہ آچکا ہے۔ گو اخراجاتِ جلسہ کے لحاظ سے ابھی پانچ ہزار کی کمی ہے مگر معلوم ہوا ہے ابھی سَو کے قریب جماعتیں چندہ دینے والی باقی ہیں۔ اگر ان جماعتوں کے دوست یہاں موجود ہوں تو میں ان سے کہوں گا وہ دوسری جماعتوں کے احباب کے اخلاص میں ترقی کے لئے دعا کریں کہ ان کا بوجھ

بھی انہوں نے اٹھایا ہے۔ شاید اسی طرح خدا تعالیٰ ان کی سوئی ہوئی حالت کو بدل دے۔ پھر ان کے لئے بھی دعا کی جائے کہ انہیں بھی اخلاص سے حصہ نصیب ہو۔ پھر خواہ کسی میں چندہ کے لحاظ سے کمزوری ہو' خواہ تبلیغ کے لحاظ سے' خواہ انتظامی لحاظ سے' پھر خواہ مرکزی لوگ ہوں' خواہ بیرونی سب کے لئے[۱] دعا کی جائے۔ کیونکہ ہر ایک خدا کے فضل کا محتاج ہے۔ اور اس کے فضل کے سوا ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ (الفضل ۳۔ جنوری ۱۹۳۰ء)

---

[۱] ابن ماجہ کتاب المناسک باب فضل دعاء الحاج